© rasailojaraid.com

کلاس کے آداب

الحمدالله رب العالمین والعاقبه للمتقین والصلوه والسلام علی رسوله محمدواله واصحابه واتباعه اجمعین الی یوم الدین

رسول اکرم ﷺ جہاں پیغبر ورسول تھے وہاں معلم انسانیت بھی تھے اور حضرات صحابہ ؓ کرام آپ ﷺ کے شاگرد تھے۔ اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں صحابہؓ کو مجلس نبوی کے جو آداب بتائے تھے وہ درحقیقت کلاس کے آداب ہیں اور کچھ کا پتہ ہمیں احادیث کے ذریعہ ہوتا ہے۔

قرآن وحدیث کی روشنی میں درج ذیل آداب جماعت ہمارے سامنے آتے ہیں جنہیں اپنا کر طلباء کرام اپنے مؤدب ہونے کا ثبوت دے سکتے ہیں۔

(۱) کلاس میں داخل ہونے سے پہلے سلام کہنا چاہیے کیونکہ فرمان نبوی ہے۔ افشوا السلام) سلام کو پھیلاؤ۔

(۲) سب سے ضروری کام یہ ہے کہ اپنی کلاس کے کمرے کی صفائی کی جائے، کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں (انّ اللّٰه یحب التوابین ویحب المتطهرین) (بیشک اللہ تعالیٰ پسند کرتے ہیں توبہ کرنے والوں کو اور پسند کرتے ہیں پاک رہنے والوں کو) (سورۃ البقرہ)۔

اور حدیث نبوی ہے: الطہور شطر الایمان۔ صفائی نصف ایمان ہے۔

اگر کمرہ جماعت میں صفائی ہوگی ہر چیز ترتیب سے پڑی ہوگی تو انسان ذہنی آسودگی کے ساتھ سبق پڑھ سکے گا۔ اور ظاہر کی صفائی باطن کی صفائی کی علامت ہے۔

(۳) کلاس کی ہر ایک چیز کی حفاظت کرنی چاہیے اس لیے کہ وہ ہمارے پاس ایک قوی امانت ہے اور اسکے بارے میں ہم جوابدہ ہیں۔

(۴) کلاس میں ساتھیوں کے ساتھ مل جل کر رہنا چاہیے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا (انما المومنون اخوه) (ترجمہ) بیشک مومن سب آپس میں بھائی بھائی ہیں (سورۃ الحجرات)

اور فرمان نبوی ﷺ ہے (المسلم اخو المسلم) مسلمان مسلمان کا بھائی ہے (الحدیث)

(۵) کلاس میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں (وتعاونوا علی البرّ والتقوی ولاتعاونوا علی الاثم والعدوان) (سورۃ المائدہ)

(ترجمہ) اور تم تعاون کرو نیکی پر اور پرہیزگاری پر اور نہ تم تعاون کرو گناہ اور زیادتی پر۔

(۶) اپنی کتابوں کی حفاظت کرنی چاہیے کیونکہ کہا جاتا ہے (خیر جلیس فی الزمان کتاب) (ترجمہ) زمانے میں کتاب بہترین ساتھی ہے۔

اور کلاس میں بیٹھ کر نصابی کتابوں کے علاوہ کوئی ڈائجسٹ یا کوئی ناول وغیرہ نہیں پڑھنا چاہیے اور کتب کے بغیر کلاس میں آنا گویا خالی ہاتھ بغیر اسلحہ جنگ کرنا ہے۔

(۷) اور علم دین کو حاصل کرنے کے لیے یہ شرط ہے کہ انسان سب سے پہلے گناہوں کو چھوڑے اور اس کے بعد جو علم اپنے اساتذہ سے حاصل کرے اس پر سب سے پہلے خود عمل کرے اس کے بعد دوسروں کو تلقین کرے

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری

جو شخص گناہ بھی کرے اور وہ یہ بھی چاہے کہ اس کے پاس علم بھی آجائے تو ایسا کبھی نہیں ہوسکتا جس طرح کہ امام شافعیؒ فرماتے ہیں:

شکوت الی وکیع سوء حفظی
فارشدنی الی ترک المعاصی
واخبرنی بانّ العلم نور
ونور الله لایعطی لعاصی

(دیوان الشافعی ۸۵ دار الجیل بیروت لبنان)

(ترجمہ) میں نے اپنے استاد محترم امام وکیعؒ سے حافظہ کی کمزوری کی شکایت کی تو آپ نے مجھے ترک گناہ کا حکم دیا اور مجھے بتایا کہ علم نور ہے اور اللہ کا نور گناہ گار کو نہیں ملتا۔

(۸) کلاس میں بڑے ادب کے ساتھ بیٹھنا چاہیے اور دوران سبق اپنے دل ودماغ کو حاضر کرکے بیٹھنا چاہیے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

انّ فی ذلك لذکری لمن کان له قلب اوالقی السمع وهوشهید (سورۃ قٓ:۳۷)

(ترجمہ) اس میں ہر صاحب دل کے لیے نصیحت ہے اور اس کے لیے جو دل سے متوجہ ہوکر کان لگائے اور وہ حاضر ہو۔

اور چونکہ رسول اکرم صحابہؓ کے استاد تھے تو اللہ تعالیٰ نے صحابہؓ کو آداب بتائے فرمایا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

يا يهاالذين امنوا الا تقدموا بين يدى الله ورسوله واتقوالله انّ الله سميع عليم (سورة الحجرات:١)

(ترجمہ) اے لوگو جو ایمان لائے ہو نہ تم آگے بڑھو اللہ اور اس کے رسول کے اور تم ڈرو اللہ سے بیشک اللہ تعالیٰ سننے والا جاننے والا ہے۔

اسی طرح فرمایا۔ یاایھاالذین امنوالاترفعوااصواتکم فوق صوتِ النّبی وَلاتَجھَروا لہ بالقولِ کجھربعضکم لبعض اَن تحبَطَ اَعمَالکم وَاَنتم لاتَشعرونَ (سورۃ الحجرات:٢)

(ترجمہ) اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو نہ تم بلند کرو اپنی آوازوں کو نبی ﷺ کی آواز سے اور نہ تم پکارو ان کو جس طرح تم ایک دوسرے کو پکارتے ہو ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تمہیں معلوم بھی نہ ہو۔

اور جیسا کہ حدیث میں ہے کہ حضرت جبرئیلؑ نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے اور تشہد کی صورت میں بڑے ادب کے ساتھ بیٹھ گئے اس حدیث سے یہ سبق ملتا ہے کہ اپنے اساتذہ کے سامنے بڑے ادب واحترام کے ساتھ بیٹھنا چاہیے۔

حضرت ابن عباسؓ جب اپنے کسی استاد محترم کے پاس جاتے تو وہ استاد اگر آرام کر رہے ہوتے تو دروازے کو نہ کھٹکھٹاتے اور باہر کھڑے رہتے جب استاد باہر نکلتے تو استاد صاحب ان سے کہتے کہ آپ اتنی دیر تک باہر کھڑے رہے ہیں آپ نے دروازہ کیوں نہیں کھٹکھٹایا تو آپ کہتے کہ میں نے سمجھا کہ شاید آپ آرام فرمار ہے ہوں گے۔ ان کے اس قدر ادب واحترام سے استاد صاحب بہت خوش ہوتے اور ان کو دعائیں بھی دیتے اور یہی وجہ ہے کہ ان کو اللہ نے کتنا بلند مقام و مرتبہ عطا فرمایا۔

اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے اساتذہ کا ادب واحترام کر کے حصول علم کے ساتھ ساتھ دعائیں بھی حاصل کریں۔

(۹) اور جہاں اپنی جگہ ہو وہاں بیٹھنا چاہیے۔

(۱۰) اور استاد محترم کی مسند پر بیٹھنا گستاخی کی علامت ہے۔

(۱۱) اور جہاں جگہ ملے وہاں بیٹھ جانا چاہیے البتہ آنے والوں کے لیے کشادگی پیدا کرنی چاہیے۔

کما قال اللہ تعالی :یاایھاالذین امنواِذَاقیلَ لَکم تَفسّحوا فی المجٰلسِ فافسحوایفسَحِ اللہ لکم =(سورۃ المجادلہ:١١)

(ترجمہ) اے مومنو! جب تم سے کہا جائے کہ مجلسوں میں ذرا کشادگی پیدا کرو تو تم جگہ کشادہ کردو اللہ تمہیں کشادگی دے گا۔

(۱۲) صبح کلاس میں آتے وقت سب سے پہلے غسل کرنا چاہیے کیونکہ غسل کرنے سے انسان فریش (Fresh) ہو جاتا ہے اور اپنے اسباق صحیح طور پر پڑھ سکتا ہے۔ اسی طرح مسواک وغیرہ کے ذریعے دانت بھی صاف کر کے آنا چاہیے تاکہ کلاس میں بیٹھے دوسرے ساتھی کسی قسم کی کراہت ونفرت کا اظہار نہ کریں کیونکہ قرآن مجید کی تلاوت کرنی ہے اور حدیث کی قرات کرنی ہے لہذا منہ سے بدبو آنا نہایت ناشائستہ بات ہے۔ اسی طرح اگر ممکن ہو سکے تو خوشبو بھی لگا کر آنا چاہیے جو کہ سنت ہے اور حضرت امام مالکؒ جب حدیث پڑھانے بیٹھتے تو خوشبو لگا کر بیٹھتے۔ (لہذا اہتمام طلبہ کو کلاس روم میں ائر فریشنر (Air Freshner) سپرے کا یا اس طرح کی کسی چیز کا انتظام بھی ممکن حد تک کرنا چاہیے۔

(۱۳) اور اپنے کپڑے بھی صاف ستھرے رکھنے چاہئیں اور امام شافعیؒ فرماتے ہیں۔

من نظّف ثوبہٗ قلّ ھمّہ =جس نے اپنا لباس صاف ستھرا رکھا اس کا غم ہلکا ہو گیا۔

(۱۴) اور کلاس میں شور وغل بھی نہیں کرنا چاہیے کیونکہ اس سے پڑھنے والے ساتھیوں کو تکلیف بھی ہوتی ہے اور فرمان نبوی ﷺ ہے

(المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ) (حقیقی مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے کسی مسلمان کو تکلیف نہ ہو)

(۱۵) جو سبق اساتذہ کرام سے پڑھا جائے اس کا آپس میں مذاکرہ کرنا چاہیے جیسا کہ صحابہ کرامؓ احادیث وغیرہ کا باہم مذاکرہ کرتے تھے اس سے سبق بھی یاد ہوتا ہے اور علم میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔

(۱۶) اور کلاس میں آنے کیلئے وقت کی پابندی کا خاص طور پر دھیان رکھنا چاہیے اس لیے کہ اگر انسان دور طالب علمی میں پابندی وقت کا لحاظ رکھے تو پھر آئندہ عملی زندگی میں بھی انسان اس عادت کا حامل ہو جاتا ہے۔ وگرنہ غیر پابند زندگی، پریشانیوں کا پیش خیمہ ہے۔

(۱۷) کلاس کے آداب میں سے ایک ادب یہ بھی ہے کہ جب آپ کلاس کے تمام اسباق سے فارغ ہو جائیں تو اٹھنے سے پہلے یہ دعا پڑھنی چاہیے جو کہ آپ ﷺ سے ثابت ہے۔

(دعا) سبحنکَ اللّٰھمّ وَبحمدِکَ اشھد اَن لا الہ الا اَنت اَستغفِرکَ واتوب اِلیک

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

اللّٰھمّ وفقنالما تحبّ وترضی واجعلنامِنَ المودبین

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

© rasailojaraid.com